قیام پاکستان سے لے کر اب تک پاکستان پر عمومی طور پر حنفی المسلک حضرات ہی کا اقتدار رہا ہے۔ مگر یہ کیسی عجیب بات ہے کہ محرم کے آغاز کے ساتھ ہی تمام حکومتی اداروں سے شہادت حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا اس انداز سے اظہار و بیان شروع کر دیتے ہیں کہ ان کا یہ فعل بالواسطہ طور پر شیعیت کی حوصلہ افزائی ہی قرار دیا جا سکتا ہے۔ اس وقت صرف پاکستان کے نشریاتی اداروں کی ہی مثال کافی ہے۔ ریڈیو اور ٹی وی حکومت ہی کے زیر اثر کام کرتے ہیں۔ مگر ان دونوں اداروں سے ماہ محرم کے سلسلہ میں جو پروگرام نشر کئے جاتے ہیں۔ ان میں سے اکثر اہلِ سنت کے مذہبی جذبات کو مجروح کرتے ہیں۔ ان دنوں ایسے معلوم ہوتا ہے کہ یہ پاکستان کے نہیں بلکہ کسی شیعہ سلطنت کے نشریاتی ادارے ہیں۔ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی آڑ میں شیعیت کے اس یکطرفہ پروپگنڈے کو بند کیا جائے۔

آج کل ملک میں بعض علماء کی طرف سے یہ مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ پاکستان میں فقہ حنفی نافذ کی جائے یہ مطالبہ بڑا ہی عجیب وغریب اور مضحکہ خیز ہے۔ کیونکہ فقہ حنفی کے اکثر معاشی، معاشرتی اور عدالتی قوانین ایسے ہیں جو مفادِ عامہ مصلحت عامہ اور کتاب وسنت کے صریحًا خلاف ہیں۔ اور ان کے نفاذ سے متعدد دشواریوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ تجارتی مسائل میں فقہ حنفی خاصی کمزور ہے۔ اور یہ بات تو سب لوگ جانتے ہیں کہ "مشروبات" کی حلت کے سلسلہ میں یہ فقہ بہت نرم گوشہ رکھتی ہے۔ نبیذ ان کے ہاں حلال ہے اور خمر کی جو اس فقہ میں تعریف کی گئی ہے۔ اس کے بعد مے خواروں کے لیے لذّت بادہ سے دل بہلانا قانونًا مشکل نہ ہوگا۔ اس طرح معاشرتی مسائل میں سے نکاح و طلاق کے جو احکام فقہ حنفی میں موجود ہیں ان کے قانونًا نفاذ کے بعد معاشرہ کی پاکیزگی کا تصور کرنا ناممکن ہوگا لہٰذا جب ہمارے بعض اہلِ علم ملک میں فقہ حنفی کے نفاذ کا مطالبہ کرتے ہیں۔ تو ہمیں حیرانگی ہوتی ہے کہ یہ حضرات یا تو فقہ حنفی کے مسائل سے آگاہ نہیں یا محض تعصب کی بناء پر وہ مطالبہ کرتے ہیں اور اندر سے ان کے دل بھی گواہی دیتے ہیں کہ وہ اس مطالبہ میں حق بجانب نہیں۔ حنفی فقہ یا کسی بھی دوسری فقہ کے حق میں زیادہ سے زیادہ یہ دلیل دی جا سکتی ہے کہ یہ فقہ کتاب وسنت کی ایک تعبیر ہے۔ تو کیا اس صورت میں یہ کہنا زیادہ مناسب نہ ہوگا کہ جس کتاب وسنت کی یہ تعبیر ہے اس کتاب وسنت کو ہی اس ملک کے قانون کا درجہ دے دیا جائے۔ آخر کتاب وسنت کو چھوڑ کر اس کی ایک تعبیر کو قانونًا نافذ کرنا کہاں کی عقلمندی ہے۔ تعبیر کی بجائے اصل ہی کو کیوں نہ قانونًا نافذ کر دیا جائے خصوصًا جب کہ

باقی صفحہ ۵۶ پر